محمدیہ پاکٹ بک

بجواب

احمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ معمار امرتسری مرحوم



المکتبۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۔ احزاب ۴۰

محمدیہ پاکٹ بک

مؤلفہ

مولانا محمد عبداللہ صاحب معمار مرحوم امرتسری ۱۳۶۹ھ ۱۹۵۰ء

فاضل مرزائیات

ناشر

المکتبۃ السلفیۃ شیش محل روڈ، لاہور ۲

سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۴

طابع: حافظ احمد شاکر

مطبع: زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

ناشر: المکتبۃ السلفیۃ لاہور

کل صفحات: ۳۲

رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ

اپریل ۱۹۸۹ء



الجواب ہر جگہ بعد سے مراد وفات نہیں ہوتی۔ دیکھئے جب حضرت موسیٰؑ توریت لینے گئے تو ان کی قوم نے بغیر حاضری میں بچھڑا پوجنا شروع کر دیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ (دیکھو پ ۱ ع ۶) جو معنی اس جگہ بعد کے ہیں وہی کلام مسیحؑ میں ہیں۔

تردید دلائل وفات مسیحؑ از احادیث

اعتراض آنحضرتؐ نے فرمایا۔ موسیٰؑ و عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔

الجواب کہاں آیاتِ قرآنیہ و نصوصاتِ احادیثیہ جن میں بالتصریح مسیحؑ کی حیاتِ آسمانی و نزولِ جسمانی کا تذکرہ ہے اور کہاں یہ غلط، مردود، ردی اور بے سند محض قول۔ پس اس کا جواب یہی ہے کہ مہربانی کر کے اس کی سند بیان کرو۔ ورنہ نصوصِ شرعیہ کے مقابلہ میں ایسے ویسے غلط محض اقوال پیش کرنے سے تمہاری دہریت اور بھی نمایاں ہو جائیگی۔ اس روایت کے جھوٹا ہونے پر الزامی دلیل یہ ہے کہ تم خود موسیٰؑ کو زندہ مانتے ہو۔ حالانکہ اس میں فوت شدہ کہا گیا ہے۔ جن علماء کی کتابوں سے یہ قول نقل کیا گیا ہے یعنی ابنِ کثیر، الیواقیت والجواہر کا مصنف، مصنف فتح البیان، ابنِ قیم وغیرہ۔ یہ سب کے سب بزرگ حیات و نزول مسیحؑ کے قائل ہیں۔ چنانچہ ہم آخر مضمون ہذا میں سب کے اقوال بحوالہ کتب درج کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب ہم صحیح روایت درج کرتے ہیں جو یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَمَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ۔ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ) ایسا ہی مشکوٰۃ کے اسی باب فصلِ سوم میں بہ تغیر چند الفاظ یہی روایت بحوالہ دارمی لکھی ہے۔ اسی طرح مرزائی صاحب نے جس تفسیر ابنِ کثیر میں مرزائی صاحب کا حوالہ دیا ہے خود اسی تفسیر میں مرزائی صاحب کی پیش کردہ روایت سے اوپر چند روایتیں لکھی ہیں جنمیں حرف ملا کا لفظ ہے

اعتراض | لو کان عیسیٰ حیاً لما وسعہ الا اتباعی۔ (شرح فقہ اکبر مصری صفحہ ۹۹) اگر عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوتا۔

الجواب | شرح فقہ اکبر کوئی حدیث کی کتاب نہیں۔ صحیح روایت لو کان موسیٰ حیاً ہے جیسا کہ ہم صحیح روایت نقل کر آئے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر مصری چھاپہ میں غلطی سے لفظ موسیٰ کی جگہ عیسیٰ لکھا گیا ہے۔ ہندوستان کے تمام مطبوعہ اور قلمی نسخوں میں لفظ موسیٰ ہے۔

آسان فیصلہ اور اندرونی شہادت | ہم نے جو لکھا ہے کہ شرح فقہ اکبر چھاپہ مصری میں غلطی ہو گئی۔ اس کی ایک دلیل اوپر مذکور ہو چکی یعنی تمام ہندی نسخوں میں لفظ موسیٰ ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ جو روایت مرزائی مصری نسخہ سے نقل کرتے ہیں وہ یہ ہے اشارہ الی ھذا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لو کان عیسیٰ حیاً ما وسعہ الا اتباعی وبینت وجہہ ذالک عند قولہ واذ اخذ اللہ۔ الخ فی شرح الشفا یعنی آنحضرت ﷺ نے جو حدیث لو کان (موسیٰ) عیسیٰ حیا فرمایا ہے اس کی پوری پوری تشریح ہم نے آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین کے تحت اپنی کتاب شرح الشفا میں کر چھوڑی ہے اب فیصلہ آسان ہے۔ آیئے شرح شفا میں دیکھیں کہ اس روایت کے کیا الفاظ ہیں۔ حضرت امام ملا علی قاری رح کی کتاب شرح شفا۔ شرح فقہ اکبر مصری[1] سے پیشتر استنبول میں سنہ ۱۳۰۹ھ میں طبع ہوئی۔ اس کی پہلی جلد فصل سات میں آیت واذ اخذ اللہ الآیہ کے تحت لکھا ہے والیہ اشارہ صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ حین رای عمر انہ ینظر من صحیفۃ من التوراۃ لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی (جلد ۱ صفحہ ۳۶) اس ہندو کی شہادت

[1] شرح فقہ اکبر مصری کا سنہ طبع پہلا ایڈیشن ۱۳۱۴ھ اور دوسرا ۱۳۲۳ھ ہے۔ مصنف

سے قطعی فیصلہ ہوگیا کہ مصری چھاپہ میں غلطی ہے نیز ملا علی قاری اپنی کتاب موضوعات کبیر (جو ۱۲۸۹ھ میں طبع ہوئی تھی) میں حدیث "لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً" پر بحث کرتے کرتے اس حدیث پر ختم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی آخری عبارت ملاحظہ ہو لکھتے ہیں:۔

یقویہ حدیث لو کان موسی علیہ السلام حیا لما وسعہ الا اتباعی (ص ۶۹)

یہاں بھی بجائے عیسیٰ کے لفظ موسیٰ تحریر کیا ہے۔ ملا صاحب ممدوح اپنی کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ مطبوعہ مصر میں ارقام فرماتے ہیں:۔

(لو کان موسی حیا ای فی الدنیا الخ (ص ۱۷۲ ج ۱)) یعنی موسےٰ اگر دنیا میں زندہ موجود ہوتے۔

یہاں بھی لفظ موسیٰ بصراحت موجود و مرقوم ہے۔

اسی طرح مسند احمد، بیہقی، دارمی اور مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث میں لو کان موسی حیا وارد ہے۔ اور ملا علی قاری نے انہی حوالوں سے اپنی تمام تصانیف میں لو کان موسی حیا نقل کیا ہے۔ پھر یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ شرح فقہ اکبر میں وہ لو کان عیسیٰ نقل کریں گے؟

لہٰذا مثلِ آفتاب نیم روز واضح ہو گیا کہ مصری نسخہ میں عیسٰے غلط طبع ہو گیا ہے صحیح موسےٰ ہے۔

مرزائیو! اس مبلغ علم اور دیانتداری کی بنا پر تم لوگ احادیث صحیحہ، اور آیات قرآن مجید میں یہودیانہ تحریف کر کے وفاتِ مسیح ثابت کر لو گے؟ ہرگز نہیں! بلکہ ذلیل و رسوا ہو گے۔ اب آؤ ہم تمہیں اسی مصری فقہ اکبر سے امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ کا مذہب بابت نزولِ مسیح دکھائیں۔ ملاحظہ ہو فقہ اکبر مطبوعہ مصر ص ۹۲ طبع ۱۳۲۳ھ و ص ۱۲۶ طبع مصر ۱۳۲۳ھ "اِنَّہٗ یَذُوْبُ کَالْمِلْحِ فِی الْمَاءِ عِنْدَ نُزُوْلِ عِیْسٰی مِنَ السَّمَاءِ" دجال حضرت مسیح کے آسمان سے نازل ہونے پر یوں گھلنے لگے گا جیسے